www.emarsiya.com

۱

یارب مری نجات کا سامان دے مجھے
اہلِ قلم کو رشک ہو وہ شان دے مجھے
اِک منفرد عقیدے کا میدان دے مجھے
عیسیٰؑ کا واسطہ نیا عنوان دے مجھے
قرطاس پہ اتاروں گا ہر لفظ تول کر
بیٹھا ہوا ہوں سامنے انجیل کھول کر

2

موضوع کوئی بھی ہو پریشان میں نہیں
یارب تری عطاؤں پہ حیران میں نہیں
جدت پسند ہو جو وہ انسان میں نہیں
جو مرثیے کے چھوڑ دے ارکان میں نہیں
نے ثانیِ انیس نہ مرزا دبیر ہوں
بس بابِ شہرِ علم کا ادنیٰ فقیر ہوں

3

ادنیٰ سے اس فقیر کے پیروں میں تاج ہیں
ملتے فلک نشینوں سے میرے مزاج ہیں
یہ میری آستین کے جو چند کاج ہیں
یہ بھی میں جھاڑ دوں تو اُلٹ جاتے راج ہیں
جو دل میں آ رہا ہے وہ تبدیل میں کروں
سورج کو اپنے طاق کی قندیل میں کروں

4

میں خار کو گلاب لکھوں تو گلاب ہے
ذرّے کو آفتاب لکھوں، آفتاب ہے
تُو کو اگر جناب لکھوں تو جناب ہے
میں جس کو فیضیاب لکھوں، فیضیاب ہے
جس کو خراب لکھوں سنورنے نہ پائے گا
لکھوں گا جس کا ذکر وہ مرنے نہ پائے گا

5

دریا کو میں غبار لکھوں وہ بھی ٹھیک ہے
صحرا کو کوہسار لکھوں وہ بھی ٹھیک ہے
پھولوں کو گر میں خار لکھوں وہ بھی ٹھیک ہے
آنکھوں کو آبشار لکھوں وہ بھی ٹھیک ہے
جب تک ہے یہ کمیتِ قلم میرے ہاتھ میں
جو جی میں آیا بدلوں گا میں کائنات میں

6

میں کائنات جیسے چلاؤں چلے گی یہ
میں موت کو حیات بناؤں بنے گی یہ
میں لوح کو کچھ اور سجاؤں سجے گی یہ
شانِ قلم کو اور بڑھاؤں بڑھے گی یہ
پرواز کو گھٹا نہیں سکتا ہے کوئی بھی
میرا لکھا مٹا نہیں سکتا ہے کوئی بھی

www.emarsiya.com

7

نبضِ سخن کو تھام چکا ہوں میں ہاتھ میں
میں رُخ نیا نکالوں گا ہر ایک بات میں
تبدیلیاں کروں گا بہت سی صفات میں
سورج نکالنا ہے مجھے آج رات میں

میں جانتا ہوں سہل پسندی سے عاری ہوں
بحرِ سخن ہوں اور زمانے سے جاری ہوں

8

مضموں الگ خیال الگ لکھ رہا ہوں میں
ہر مثل ہر مثال الگ لکھ رہا ہوں میں
ماضی جدا تو حال الگ لکھ رہا ہوں میں
یہ ہے مرا کمال الگ لکھ رہا ہوں میں

کیونکر نہ اس کے قلب میں تازہ خیال ہو
میرا قلم ہے کیسے نہ ضرب المثال ہو

www.emarsiya.com

9

میرے قلم کے آگے زمانہ خموش ہے
تاریخ چپ ہے اور حوالہ خموش ہے
ساکت زمیں، عرشِ معلیٰ خموش ہے
یعنی ہر ایک بولنے والا خموش ہے
آج اس میں سب خدائی کے اوصاف بند ہیں
آگے چلیں سناؤں بڑے صاف بند ہیں

10

ہر بند کو لکھا ہے جگر بند کی طرح
ٹھہرا نہیں کہیں پہ بھی پابند کی طرح
لفظوں کا دریا روکا نہیں بند کی طرح
ہر چاک جوڑ رکھا ہے چوبند کی طرح
اس بند کی طرح جو کوئی بند ہوتا ہے
مانو کہ لکھنے والا ہنرمند ہوتا ہے

۱۱

ایسا ہنر یہ مجھ کو عطا کس نے کردیا
قرطاس کو جو میں نے تعلّیٰ سے بھر دیا
میرے قلم کو کس نے یہ اذنِ سفر دیا
مانگا تھا میں نے، مولاؑ نے مجھ کو ثمر دیا
دل سیر ہے گدائے جنابِ امیرؑ کا
خالی کبھی رہا نہیں کاسہ فقیر کا

12

میں اور کچھ کروں نہ کروں دل بناؤں گا
اُس دل میں پھر امامؑ کا منبر لگاؤں گا
عزت سے احترام سے اُن کو بٹھاؤں گا
وہ بولتے رہیں گے میں بس سنتا جاؤں گا
مولاؑ زمین اور فلک آپ کا ہے بس
جو کھا رہا ہوں میں وہ نمک آپ کا ہے بس

www.emarsiya.com

13

جس نے بھی جو بھی چاہا عطا آپ نے کیا
علمِ عدد کو اتنا بڑا آپ نے کیا
سجدہ کیا خدا کو خدا آپ نے کیا
باطل کو اور حق کو جدا آپ نے کیا
توصیف کیا بیان ہو رب کے ولی ہیں آپ
اتنا بھی کہنا کافی ہے مولا علیؑ ہیں آپ

14

اب وقت آ گیا ہے کروں مرتضیٰؑ کی بات
اپنے مُحبّ کو پل میں دلاتا ہے جو نجات
ایسا ولی رکوع میں دیتا ہے جو زکوٰۃ
آیات میں بیان ہوئیں جس کی سب صفات
زنجیرِ "با" کو توڑ کے آگے نکلتا ہوں
انجیل بند کرتا ہوں قرآن پڑھتا ہوں

www.emarsiya.com

15

ایسا امامؑ جس پہ نبوت کو اعتبار
ہوگا بلند دوشِ محمدؐ کا ہے سوار
پڑھنے لگا فضائلِ حیدرؑ کا اب خمار
آؤ تمھیں بتاؤں علیؑ کا میں اختیار

گر آسمان گرنے لگے یہ سنبھال لے
یہ پتلیوں سے رات کی سورج نکال لے

16

فکرِ بشر میں جو نہ سمائے علیؑ ہے وہ
قدموں پہ آسماں کو جھکائے علیؑ ہے وہ
تارے کو اپنے در پہ بلائے علیؑ ہے وہ
جس سے رسولؐ لیتا ہے رائے علیؑ ہے وہ

معراج پر نبیؐ سے ملاقات کرتا ہے
لہجہ خدا سے لیتا ہے پھر بات کرتا ہے

17

سب پر عطا ہے خاص شہِ خاص و عام کی
دیتا ہے چاند تاروں کو چہرے سے روشنی
دیکھا نہیں زمانے میں اتنا بڑا سخی
سائل سے اس کا دین نہیں پوچھتا کبھی
مایوس ہوکے کوئی سوالی نہیں گیا
در سے وہبؑ کا باپ بھی خالی نہیں گیا

18

خدمت میں آیا مولاؑ کی کرنے لگا کلام
بولا کہ یا امام، ہے عبداللہ میرا نام
آقا ہیں آپ اور میں ادنیٰ سا اک غلام
مولاؑ بتایئے کہ بگڑتا ہے میرا کام
کہتا ہے یہ طبیب کہ یہ مرنے والی ہے
زوجہ ہماری بچے کی ماں بننے والی ہے

www.emarsiya.com

19

مولاؑ نے سن کے کرلیے دستِ دعا بلند
بولے خدا سے، ذات ہے تیری خدا بلند
کوئی نہیں جہان میں تیرے سوا بلند
تیرا کرم بلند ہے تیری عطا بلند
اولاد جیسی اس کو بھی نعمت عطا کرو
معبود اس کی زوجہ کو صحت عطا کرو

20

آخر دعائے شیرِ خداؑ پُر اثر ہوئی
زوجہ کو اس کی رب سے نئی زندگی ملی
بھولے گا نہ امامؑ کا احسان یہ کبھی
ہاں آخرت بھی اس کی علیؑ نے سنوار دی
اللہ رے نصیب کہ بیٹا عطا ہوا
محضر میں جس کا نام تھا رب نے لکھا ہوا

21

بیٹا جو اِس نے پایا "وہبؑ" اُس کا نام تھا
اِک روز شہرِ کوفہ میں اُس کا قیام تھا
آئی خبر قریب میں تنہا امامؑ تھا
جس کا حسینؑ ابنِ علیؑ اسمِ عام تھا
نصرت کو شاہِ دیںؑ کی سوئے نینوا چلا
دلہن کو اور ماں کو لیا، کربلا چلا

22

پہنچا وہب جو سات محرم کو کربلا
خیموں کا حال دیکھا تو دل کٹ کے رہ گیا
پیاسا تھا ابنِ ساقیِ کوثرؑ کا قافلہ
شہؑ نے وہبؑ کو دیکھا، کہا آؤ مرحبا
شادی نئی نئی ہے جواں، آگئے ہو کیوں
مرنے ہمارے ساتھ یہاں آگئے ہو کیوں

23

سہرا ابھی تو تازہ سجایا ہے اے وہبؑ
رنگِ حنا اتر نہیں پایا ہے اے وہبؑ
کیا خوب رُوپ چہرے پہ آیا ہے اے وہبؑ
آئے ہو تم نے فرض نبھایا ہے اے وہبؑ
غم کا کوئی بھی دن نہ دکھائے تمھیں خدا
ہر اک بُری نظر سے بچائے تمھیں خدا

24

تم ہو بہت حسین جواں گھر کو لوٹ جاؤ
آنکھیں ہیں موتیوں کا نشاں گھر کو لوٹ جاؤ
والفجر ہے یہ زُلفِ عیاں گھر کو لوٹ جاؤ
یہ حُسن اور یہ موت کہاں گھر کو لوٹ جاؤ
عزت سے احترام سے لب کھولنے لگی
کچھ بھی وہبؑ نہ بولا تو ماں بولنے لگی

25

باباؑ کا آپ کے جو ہے احسان بھول جائیں؟
تربت میں اس جوان کے بابا کا دل دکھائیں؟
بیٹے کو مرتا دیکھ نہیں سکتیں یوں تو مائیں!
دستِ ادب کو جوڑ کے اک بات ہم بتائیں

اس حُسن اور چہرے کی تابندگی پہ خاک
جو آپ پر فدا نہ ہو اس زندگی پہ خاک

26

سن کر ملا قرار بہت خوش ہوئے حسینؑ
دیکھا جب اتنا پیار بہت خوش ہوئے حسینؑ
پایا جو جانثار بہت خوش ہوئے حسینؑ
ہو ہو کے اشکبار بہت خوش ہوئے حسینؑ

بولے حسینؑ خلد میں داخل ہو اے وہبؑ
آ لشکرِ حسینؑ میں شامل ہو اے وہبؑ

www.emarsiya.com

27

یہ سن کے مسکرائی، پکاری وہب کی ماں
صد شکر مرتبہ یہ دیا شاہِ دو جہاںؑ
بیٹے سے پھر یہ بولی ذرا آؤ تم یہاں
دیکھو ملیں نشیب میں کیسی بلندیاں

ہو آج سے غلام شہِ مشرقینؑ کے
سہرے کو رکھ دو قدموں پہ مولا حسینؑ کے

28

جیسا کہا تھا ماں نے پسر نے وہی کیا
سہرا اتارا قدموں پہ مولاؑ کے رکھ دیا
بڑھ کر وہب کو شہؑ نے گلے سے لگا لیا
بولے وہبؑ سے پھر یہ شہنشاہِ کربلاؑ

جب آپ بارگاہِ الٰہی میں جائیں گے
کوثر کا جام آپ کو عیسیٰؑ پلائیں گے

www.emarsiya.com

29

جنت میں دیں گے دیکھنا عیسیٰؑ ولا کا جام
کوثر کنارے بیٹھ کے پینا ولا کا جام
رہنے نہ دے گا تھوڑا بھی تشنہ ولا کا جام
پیتے رہو گے کم نہیں ہوگا ولا کا جام

کیا ہے ولا کا جام بتاتا ہوں میں تمھیں
ماضی کی داستان سناتا ہوں میں تمھیں

30

یہ جام ہے وہ جام جو پیتے ہیں انبیا
آقا تمھارے، نانا ہمارے ہیں ساقیا
یہ جام تھا غدیر میں پہلی دفعہ کھلا
کاندھے پہ رکھ کے سب کو پلاتے تھے مصطفیٰؐ

ساغر کو ہر بشر کے نبیؐ بھرتے جاتے تھے
گرمی میں گرم جوشی سے سب کو پلاتے تھے

31

ساقی بھی باکمال ہے اور جام بھی کمال
ہیں اس کو پینے والے سبھی لوگ لازوال
پی کر ہوا نہ اس کو کبھی بھی کوئی نڈھال
ہے میکدے میں بیٹھا ہر اِک رند بے مثال
میخانۂ غدیر ہے مدہوش رند ہیں
پیتے ہی جا رہے ہیں بلانوش رند ہیں

32

اس کے ہر ایک گھونٹ میں رکھی گئی شفا
ہے یہ شراب دردِ جگر کے لیے دوا
مشکل میں اس کو پینے سے بڑھتا ہے حوصلہ
آبِ حیات کا بھی اسی میں تو ہے مزہ
ہر ایک سے وہ اِس کا پتہ پوچھتے رہے
دیوانہ وار خضرؑ اسے ڈھونڈتے رہے

33

بھٹکے ہوئے دماغ کو لاتا ہے ہوش میں
اُلجھے ہوئے دماغ کو لاتا ہے ہوش میں
سوئے ہوئے دماغ کو لاتا ہے ہوش میں
بہکے ہوئے دماغ کو لاتا ہے ہوش میں
پتھر کے دل کو جام یہی دُر بناتا ہے
عاصی کو ایک رات میں یہ حرؑ بناتا ہے

34

کچھ بھی نہیں ہے سامنے پانی فرات کا
اس جام سے نہیں ہے کسی کا مقابلہ
جس نے بھی ایک گھونٹ پیا پا گیا بقا
بولا وہبؑ کہ ٹھہریں شہنشاہِ کربلاؑ
پیاسا ہوں جلد جام پلا دیجیے مجھے
مولا حسینؑ! اذنِ وغا دیجیے مجھے

www.emarsiya.com

35

سن کر حسینؑ رونے لگے اور یہ کہا
اہلِ حرم کریں گے ترے حق میں اب دعا
تم سے وہبؑ بچھڑنے کا اب وقت آ گیا
ہم کیا کہیں کہ یہ بھی ہے مرضیِ کبریا

بولے حسینؑ اِذن دیا تم کو بن میں جاؤ
ماں سے ملو، دلہن سے ملو اور رن میں جاؤ

36

ماں کو کیا سلام کہا جا رہا ہوں میں
اماں! گلے لگانے قضا جا رہا ہوں میں
منصب ملے گا مجھ کو بڑا جا رہا ہوں میں
تم روکنا نہ بہرِ خدا جا رہا ہوں میں

وہ بولی آج بھول ہے روکوں گی تم کو میں
زندہ جو لوٹے دودھ نہ بخشوں گی تم کو میں

www.emarsiya.com

37

نصرت کرو امامؑ کی اب دیر مت لگاؤ
بارِ حیات کاندھے پہ اب اور نہ اٹھاؤ
کیسے جیئں گے ہم یہ تفکر نہ دل میں لاؤ
دُلہن سے چند باتیں کرو اور رن کو جاؤ
دُلہن سے بولا 'ہاں' سے 'نہیں' تک کا ساتھ تھا
بس آپ کا ہمارا یہیں تک کا ساتھ تھا

38

دُلہن پکاری ایسا نہیں ہے مرے وہبؑ
تم نے کرم کو سمجھا نہیں ہے مرے وہبؑ
آقا ادھار رکھتا نہیں ہے مرے وہبؑ
وہ دے گا میں نے مانگا نہیں ہے مرے وہبؑ
اتنا صلہ تو دیکھو شہِ دیںؑ سے لوں گی میں
جنت میں بھی تمھاری ہی دُلہن بنوں گی میں

www.emarsiya.com

39

دلہن سے اور ماں سے وداع ہو کے چل دیا
سوچا وہبؑ نے جا کے کروں جلد میں وغا
اک جست میں ہواؤں سے آگے نکل گیا
اور سامنے عدوئے شہِ دینؑ کے رکا
میدان میں پہنچ کے وہب کا یہ حال تھا
گرمی تھی پھر بھی غیض و غضب سے وہ لال تھا

40

اعدا سے اس نے غیض میں آ کر کیا کلام
قتلِ شہِ ہدیٰؑ کا کیا تم نے اہتمام
خونِ نجس ہو سارے کے سارے نمک حرام
تم سب کی زندگی کی یہی آخری ہے شام
مہلت میں دے رہا ہوں اگر چاہو بھاگ لو
لڑنے ہمارے آگے نہیں آؤ بھاگ لو

www.emarsiya.com

41

اجداد بھی تمھارے تو فرار ہی رہے
بدکار تھے ہمیشہ سے بدکار ہی رہے
وہ سب کے سب نجات سے بیزار ہی رہے
حاصل بھی کیا ہوا اُنہیں فی النار ہی رہے
تم بھی تو دشمنی کا صلہ کچھ نہ پاؤ گے
اجداد ہی کے پاس جہنم میں جاؤ گے

42

آیا ہوں میں دعا میں شہِ تشنہ کامؑ کی
نصرت کروں گا آج میں اپنے امامؑ کی
آؤ تمھیں میں راہ دکھاتا ہوں شام کی
بس یہ وہبؓ نے بول کے حجت تمام کی
بولا مرا سلام شہِؑ خاص و عام کو
دیکھا پلٹ کے آخری باری خیام کو

43

تکبیر کو بلند کیا اور بڑھا وہ شیر
میدان میں پہنچ کے گرجتا تھا وہ دلیر
کتنے تو سورما ہوئے آواز ہی سے زیر
تلوار کھینچنے میں وہبؑ سے ہوئی نہ دیر
تھا خوف دشمنانِ حسینؑ غریب کو
اُلٹا پکڑ لیا تھا وہبؑ نے صلیب کو

44

جس دم وہب نے کرلیا تلوار وہ صلیب
ایسی چلی کہ ہو گئی سب کو اجل نصیب
پھر زخمیوں کو چھوڑ کے بھاگے سبھی طبیب
وہ قہر تھا کہ آتا نہیں تھا کوئی قریب
بھاگے کچھ ایسے لوٹ کے آتے نہ تھے عدو
تلوار بھی گرے تو اٹھاتے نہ تھے عدو

45

تلوار مثلِ برق چلاتا تھا وہ جواں
سب کے سروں کو تن سے اڑاتا تھا وہ جواں
دوزخ میں منکروں کو گراتا تھا وہ جواں
ہاں داد ذوالفقار سے پاتا تھا وہ جواں
کیسے اجل نہ بانٹتی مقتل کے بن میں تیغ
مَس ہو کے ذوالفقار سے آئی تھی رن میں تیغ

46

تلوار بھی کمال تھی رہوار بھی کمال
رہوار کی تھی جنگ میں رفتار بے مثال
مشرق کبھی، جنوب کبھی اور کبھی شمال
پیروں سے کر رہا تھا یہ دشمن کو پائمال
تلوار سے ہوئے تھے جو بچنے میں کامیاب
یہ ہو گیا تھا اُن کو کچلنے میں کامیاب

www.emarsiya.com

47

پہنچا کبھی اِدھر تو کبھی یہ اُدھر گیا
قہرِ الٰہی پھیل گیا یہ جدھر گیا
لشکر کے سر پہ لمحوں میں آیا گزر گیا
نیزوں کے درمیان بھی یہ بے خطر گیا
ٹھہرا نہیں کہیں بھی گزرتا چلا گیا
تن ظالموں کے رن میں کچلتا چلا گیا

48

جاری تھی جنگ ہائے مگر دیکھو کیا ہوا
اِک تیر آ کے سینے پہ اس شیر کے لگا
سر پر کسی نے گُرز سے اِک وار کردیا
ہائے وہبؑ سے زین پہ سنبھلا نہ جاسکا
تلوار مارتے تھے یہ زخمی جدھر گیا
سہرے کا پھول پھول زمیں پر بکھر گیا

49

چاروں طرف سے مار رہے تھے اسے لعیں
لرزاں فلک تھا اور لرزنے لگی زمیں
مقتل میں آئی خیمۂ شبیرؑ کی مکیں
دُلہن لپٹ کے لاش سے بولی '' نہیں نہیں ''
وہ بھی وہب کے ساتھ جہاں سے گزر گئی
دُلہن کے سر پہ ضرب لگی وہ بھی مر گئی

50

مقتل میں شور گونجا بس اب سر کو کاٹ لو
ظالم شقی یہ بولا بس اب سر کو کاٹ لو
ہاں کام کردو پورا بس اب سر کو کاٹ لو
پہنچاؤ شہؑ کو صدمہ بس اب سر کو کاٹ لو
مقتل میں ہائے کام عجب پُر خطا کیا
بڑھ کر کسی لعین نے سر کو جُدا کیا

51

خیموں کی سمت بڑھنے لگا ایک بد شعار
سر تھا وہب کا ہاتھ میں کہتا تھا بار بار
لو ہم نے قتل کردیا سرورؑ کا جانثار
صدمے سے ہائے ماں کا کلیجہ تھا تار تار

بولا لعین ہوش کو اب کھونا بیٹھ کر
بیٹے کو رن میں بھیجا تھا، اب رونا بیٹھ کر

52

سر کو اُٹھایا پہنچی وہ اعدا کے درمیان
آنسو رواں تھے سینے میں اٹکی ہوئی تھی جان
منظر تھا وہ شقی بھی یہ کہتے تھے الامان
لیکن وہب کی ماں نے دیا ہے عجب بیان

زہراؑ سے کیا کہوں گی اگر صدقہ لوں گی میں
اِن سیدوں کے ساتھ میں کیسے رہوں گی میں

www.emarsiya.com

53

اہلِ عزا! سناؤں تمھیں سیدوں کا حال
میداں میں سیدہؑ کا ہوا لال پائمال
اس سے بڑا نہیں ہے کوئی رنج اور ملال
مقتل کی یہ زمین ہوئی اس کے خوں سے لال

گھوڑے کی ٹاپ کھا کے تڑپتے رہے حسینؑ
خونِ جگر کو منہ سے اُگلتے رہے حسینؑ

54

یہ حال تھا کہ سر سے ٹپکنے لگا تھا خون
آنکھوں سے منہ سے ناک سے بہنے لگا تھا خون
داڑھی سے بہہ کے پاؤں پہ گرنے لگا تھا خون
ہائے سفید کُرتا بھگونے لگا تھا خون

مقتل میں ہے رسولؐ بھی اور بے سکون ہے
ہائے یہ خون فاطمہ زہراؑ کا خون ہے

55

زہراؑ بھی بال کھول کے مقتل میں آ گئی
ستّر قدم سے تکتی ہے زہراؑ کی لاڈلی
چلنے کو ہے حسینؑ کی گردن پہ اب چُھری
گردن کٹی تو لاش کی بے حرمتی ہوئی
یہ حال کر دیا تھا شہہ مشرقینؑ کا
پہچان میں نہ آتا تھا لاشہ حسینؑ کا

56

دشتِ بلا میں لوٹ لیا فاطمہؑ کا چین
پامال کربلا میں ہوئے شاہِ مشرقینؑ
اہلِ حرم کے گونج رہے تھے فضا میں بین
ظالم خوشی مناتے تھے مارے گئے حسینؑ
اس پر مزید ظلم یہ ڈھانے کو آگئے
سادات کے خیام جلانے کو آگئے

57

اِک چار سالہ بچی کا کُرتہ بھی جل گیا
کہتی تھی آؤ میری مدد کو ذرا چچا
فریاد اُس یتیمہ کی کوئی نہ سن سکا
شمرِ لعیں نے اُس کو طمانچہ لگا دیا
عباسؑ کے فرات پہ ٹکڑے الٹ گئے
وہ منہ کے بل زمیں پہ گری، ہونٹ کٹ گئے

58

اِس سے بڑا نہیں ہے جہاں میں کوئی الم
چھوٹا ھے اس کے سامنے اپنا ہر ایک غم
بس ارسلان اعظمی اب رووک لے قلم
فرشِ عزا پہ اہلِ عزا کی ہے آنکھ نم
ہر رنج ہر بلا کی دوا دے کے جائیں گے
یہ رونے والے تجھ کو دعا دے کے جائیں گے